Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۳۹۷۹

روزنامہ

خطبہ نمبر

الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ روپے
سہ ماہی ۷ روپے
ماہوار ۲½ روپے

فی پرچہ ۱ر

بروز یکشنبہ

چندہ سالانہ بیرون پاکستان سے تیس روپے

۲۴ جمادی الاول سنہ ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹ | ۴ امان ۱۳۳۰ ہش | ۴ مارچ سنہ ۱۹۵۱ء | نمبر ۵۳

پاکستان کی عظمت کے لئے ہر آن کوشاں رہو

راولپنڈی میں خان لیاقت علیخان کی تقریر

راولپنڈی ۳ مارچ: پاکستان مسلم لیگ کے صدر خان لیاقت علی خان آج تیسرے پہر جہلم سے راولپنڈی پہنچے۔ راستے میں آپ نے پانچ جلسوں میں تقریریں کیں۔ اور اتحاد قائم رکھنے کی اہمیت پر زور دیا۔ شام کو راولپنڈی میں اس دورے کے سب سے بڑے عام اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے قوم کو تلقین کی کہ وہ باہمی اختلافات کو مٹا کر پاکستان کی عظمت کے لئے کوشاں رہیں۔ پاکستان کی عظمت کے ساتھ ہی دنیائے اسلام کی سر بلندی وابستہ ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم پاکستان میں اسلامی اصولوں کو رواج دے کر دنیا پر واضح کر دیں۔

اخبار احمدیہ

ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ) ۲۷ فروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو تمام جسم میں درد کی شکایت ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کل بعد نماز عصر حضور راشد آباد اسٹیٹ کے معائنہ کیلئے تشریف لیگئے۔

— ناصر آباد اسٹیٹ (سندھ) ۲۸ فروری (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کل رات سر درد کا دورہ رہا۔ آج صبح سے آرام ہے درد میں بھی بہت افاقہ ہے احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

— لاہور ۳ مارچ۔ نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کو آج شام کے قریب پھر ٹمپریچر ہو گیا ہے۔ کمزوری بہت ہے دل کی حالت بدستور ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا بدستور جاری رکھیں۔

مراقش میں فرانسیسی حکومت کے وحشیانہ مظالم کے خلاف مصری طلباء کے شدید مظاہرے

قاہرہ ۳ مارچ۔ مراقش میں تالدہ اور کیسر پر فرانسیسی طیاروں کی بمباری کی خبر سے آج مصر کے طول و عرض میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ بالخصوص طلباء نے ہر مقام پر شدید مظاہرے کئے۔ قاہرہ اور سکندریہ میں طلباء نے جلوس نکالے اور فرانسیسی سفارتخانے کے سامنے مصری سامراج کے خلاف نعرے لگائے۔ عام بے چینی کے پیش نظر فرانسیسی سفارتخانے کی حفاظت کے لئے مصری فوج پہلے ہی متعین کر دی گئی تھی۔ دوسرے اسلامی ممالک سے بھی اسی قسم کے احتجاجی مظاہروں کی خبریں موصول ہوئی ہیں۔ آج صبح لاہور میں بھی لاء کالج کے طلباء نے شہر کے بڑے بڑے بازاروں میں جلوس کی شکل میں گشت لگا کر فرانسیسی حکومت کی ظالمانہ روش کے خلاف زبردست احتجاج کیا۔ یہ طلباء "فرانسیسی سامراج مردہ باد" اور "آزاد مراقش زندہ باد" کے نعرے لگا رہے تھے۔

یاد رہے۔ کل فرانسیسی حکام کے خلاف بغاوت فرو کرنے کے سلسلے میں دو شہروں پر بمباری کی اطلاع موصول ہوئی تھی۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق بمباری کے نتیجہ میں جانوں کا بہت اتلاف ہوا ہے۔ ملک بھر میں فرانس کے حامی نوابوں اور جاگیرداروں کے خلاف ایک عام بغاوت کی سی صورت پیدا ہو گئی ہے۔ فرانسیسی فوجیں بغاوت کو سختی سے دبانے میں مصروف ہیں۔

تعلیم بالغان کے نئے مراکز کا قیام!

لاہور ۳ مارچ۔ حکومت پنجاب صوبے میں تعلیم عام کرنے کے لئے تعلیم بالغان کے ۲۸ مرکز اور کھول رہی ہے۔ صوبے کا محکمہ تعلیم ہر ایسے مرکز کو ۳۰۰ روپے سالانہ امداد دے گا۔ علاوہ ازیں مزید ۲۶ مرکز کھولنے کی سکیم بھی تیار کی جا رہی ہے۔ حکومت نے اپنی تعلیمی سکیموں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ایک غیر ملکی ماہر تعلیم کی خدمات بھی حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

مشرقی بنگال میں مفت اور لازمی تعلیم

سترہ کروڑ روپیہ خرچ کرنے کی سکیم

ڈھاکہ ۳ مارچ۔ آج مشرقی بنگال کی اسمبلی نے صوبے بھر کے لئے مفت اور لازمی پرائمری تعلیم کا بل منظور کر لیا۔ صوبائی وزیر تعلیم نے بل پر تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ مفت اور لازمی تعلیم بتدریج رائج کی جائے گی۔ اس سکیم کے مکمل ہونے میں تقریباً دس سال کا عرصہ لگے گا۔ اور اندازاً سترہ کروڑ روپیہ خرچ آئے گا۔

بیون مستعفی نہیں ہوں گے

لندن ۳ مارچ۔ برطانوی وزیر اعظم کے دفتر سے اعلان ہوا ہے کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں ہے۔ کہ برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون نے مستعفی ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے۔

پشاور سے کوئٹہ تک نئی ریلوے لائن

پشاور ۳ مارچ: سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان نے آج سرحد اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا کہ آج کل پشاور سے کوئٹہ تک ایک نئی ریلوے لائن بنانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ چنانچہ سروے کا کام مکمل ہو چکا ہے۔

تقاوی قرضوں کی وصولی ملتوی

حیدر آباد (سندھ) حکومت سندھ نے سیلابی علاقوں میں تقاوی قرضوں کی وصولی ملتوی کر دی ہے۔ سابقہ قرضے دو علیحدہ علیحدہ قسطوں میں وصول کئے جائیں گے۔ پہلی قسط اس سال کے دوران میں اور دوسری ۳۱ جنوری سنہ ۱۹۵۲ء تک۔

خان لیاقت سے گورنر سرحد کی ملاقات

راولپنڈی ۳ مارچ۔ وزیر اعظم خان لیاقت علی خان نے آج یہاں سرحد کے گورنر ہز ایکسی لینسی ابراہیم اسمٰعیل چندریگر سے ملاقات کی۔ کل وزیر اعظم پنڈی گھیب اور کیمبلپور کے دورے پر روانہ ہو جائیں گے۔

پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان دوستی کا معاہدہ

جاکرتہ ۳ مارچ: آج یہاں پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان دوستی کے معاہدے پر دستخط ہوئے۔ انڈونیشیا میں پاکستانی سفیر ڈاکٹر عمر حیات ملک نے اپنی حکومت کی طرف سے معاہدے پر دستخط کئے۔

احرار مسلم لیگی امیدواروں کی علی الاعلان مخالفت کر رہے ہیں

ربوہ ۳ مارچ۔ ظہور احمد صاحب صدر مسلم لیگ ربوہ تحصیل چنیوٹ نے حسب ذیل بیان بغرض اشاعت ارسال کیا ہے "احرار کی طرف سے یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ سوائے ان حلقوں کے جہاں احمدی امیدوار مسلم لیگ کے ٹکٹ پر کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ باقی سب حلقوں میں مسلم لیگ کے امیدواروں کی ہی امداد کر رہے ہیں۔ لیکن ان کا یہ دعویٰ غلط اور واقعات کے خلاف ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ احرار کئی جگہوں پر مسلم لیگی امیدواروں کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اور صرف ایسے ہی حلقوں میں ان کی امداد کر رہے ہیں۔ جہاں ان کے مد نظر ذاتی اغراض ہیں مثلاً ہمارے حلقہ انتخاب چنیوٹ میں احرار علی الاعلان مسلم لیگ امیدوار کے مقابلہ پر دوسرے امیدوار کے حق میں کوشش کر رہے ہیں۔ اور لیگی امیدواروں کے خلاف ان کا برملا پروپیگنڈا جاری ہے۔ اس سے ان کے دعویٰ کی حقیقت معلوم ہو سکتی ہے"

ہو کہ آج دنیا جن اہم مسائل سے دوچار ہے۔ ان کا خاطر خواہ حل اگر مل سکتا ہے۔ تو صرف اسلام میں ہی مل سکتا ہے۔

مسلم لیگ کے امیدوار کو ووٹ دینے کا فیصلہ

لاہور ۳ مارچ۔ جماعت احمدیہ حلقہ بھاٹی گیٹ لاہور نے متفقہ طور پر یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ انتخابات میں مسلم لیگی امیدواروں کو ووٹ دیئے جائیں۔ (صدر حلقہ بھاٹی دروازہ)

دوسری آل پاکستان پولیٹیکل سائنس کانفرنس

لاہور ۳ مارچ۔ دوسری آل پاکستان پولیٹیکل سائنس کانفرنس اپریل کی ۹-۱۰ اور ۱۱ تاریخ کو پشاور یونیورسٹی کے زیر اہتمام سرحد کے دار الحکومت میں منعقد ہونی قرار پائی ہے۔ کانفرنس کا افتتاح سرحد کے گورنر ہز ایکسی لینسی آئی۔ آئی چندریگر فرمائیں گے۔ اور صدارت کے فرائض سرحد کے وزیر اعظم خان عبد القیوم خان سرانجام دیں گے۔ کانفرنس کے متعدد اجلاسوں میں پاکستان کے آئندہ دستور کے جملہ پہلوؤں پر غور و خوض کیا جائے گا۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پہلی آل پاکستان پولیٹیکل سائنس کانفرنس مارچ سنہ ۱۹۵۰ء میں پنجاب یونیورسٹی کے زیر اہتمام لاہور میں منعقد ہوئی تھی۔ (اسٹاف رپورٹر)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس میں چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

روزنامہ — الفضل — لاہور

۴ مارچ ۱۹۵۱ء

یہ ناکارہ لوگ

مغربی پاکستان کے عادی دشنام طراز رئیس التحریر "مکیش" چوہدری ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان کی خدمات عظیمہ کا صلہ ان کو اور پاکستان کے ارباب حکومت کو اس لئے گالیوں کی صورت میں پیش کرتے رہتے ہیں کہ انہوں نے پچھلے دنوں کیوں ٹرومین کو قرآن کریم پیش کیا تھا۔

رئیس التحریر کو حکومت اس لئے باز پرس نہیں کرتی۔ کہ مسلم لیگی حکومت وہ ہے۔ جس نے دشمنان پاکستان کا قلع قمع کرنے کی بجائے انہیں پھولنے پھلنے کا اس قدر موقعہ دیا ہے کہ اب وہ نہ صرف علی الاعلان بلکہ اس شخص کی طرح دوست نما دشمن بن کر بھی اس کی جڑیں کاٹنے میں لگے ہوئے ہیں۔

اس دشنام طراز رئیس التحریر کو غصہ اس بات پر ہے کہ جو تفسیر القرآن کی جلد چوہدری ظفر اللہ خان نے ٹرومین کو پیش کی ہے وہ تفسیر احمدی زاویہ نظر سے لکھی گئی ہوئی ہے۔ ہم اس کی گالیوں کا نمونہ الفضل میں درج کر کے اس کو ناپاک نہیں کرنا چاہتے۔ صرف ارباب حکومت اور شریف انسانوں کی توجہ مغربی پاکستان کے مقالہ افتتاحیہ مورخہ منگل ۲۷ مارچ (اصل ۴ مارچ) کی طرف دلاتے ہیں

ہمیں تجربہ سے معلوم ہے کہ حکومت کوئی اقدام نہیں کرے گی۔ اور اس رئیس التحریر سے اتنا بھی نہیں پوچھے گی کہ بجائے کام کرنے والوں کو گالیاں دینے کے وہ اپنے اسلام کے مطابق تفسیر کر کے ٹرومین کو کیوں ارسال نہیں کر دیتا؟

ہمیں ان گالیوں کا ذرا بھی رنج نہیں ہے کیونکہ اگر ایسے ناکارہ لوگ کام کرنے والوں کو گالیاں نہ دیں تو اور کریں کیا؟ رئیس التحریر کس برتے پر کہلائیں؟ اگر اسی قسم کی اسلامی ثقافت و تہذیب کو ہی نشوونما دینے کے لئے علیحدہ وطن بنایا گیا ہے۔ جیسی کہ رئیس التحریر پیش کر رہا ہے تو تعجب ہے اس شخص کو اتنی بھی شرم نہیں ہے۔ کہ دشمنان اسلام اس کی گالیاں کو پڑھ کر اسلامی ثقافت و تہذیب کا کیا اندازہ لگائیں گے اور پھر ایسے شخص کے خلاف جس کی نیکی کی تمام دنیا قائل ہے۔ اور جس کی حب الوطنی کا اعتراف دشمنان پاکستان نے بھی کیا ہے۔

مسلم لیگ کی رواداری

خان لیاقت علی خاں کے حالیہ دورہ پنجاب اور جس جوش اور خلوص سے ہر جگہ آپ کا خیر مقدم کیا جا رہا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ساکنان پنجاب اپنی زندہ دلی کا پھر ایک بار ثبوت بہم پہنچا رہے ہیں۔ اور وہ اب بھی مسلم لیگ کے جھنڈے کے نیچے ویسے ہی جمع ہیں جیسا کہ وہ تقسیم سے پہلے ان فیصلہ کن انتخابات کے وقت جمع ہوئے تھے۔ جن میں مسلم لیگ پنجاب میں اکثر اکثریت کے ووٹ حاصل کر کے زیادہ سے زیادہ نمائندے اسمبلی میں بھیجنے میں کامیاب ہو گئی تھی۔

پھر جگہ جگہ جو تقریریں خاں لیاقت علیخاں نے فرمائی ہیں۔ وہ نہایت پُر اثر اور یقین پیدا کرنے والی ہیں۔ اور مخالف عناصر نے جو تشکک کے تاریک بادل مطلع پر پراگندہ کر رکھے تھے وہ ان تقریروں کی تمازت سے چھٹ رہے ہیں اور وہ بدگمانیاں جو جھوٹے پراپیگنڈا سے بعض خود غرض لوگوں نے بھولے بھالے عوام کے دلوں میں جاگزیں کر دی تھیں۔ وہ دور ہو رہی ہیں۔ اور عوام حقیقت سے آشنا ہو رہے ہیں اور مسلم لیگ کا وہی یقین اور اعتماد دوبارہ حاصل کر رہے ہیں۔ جس یقین اور اعتماد کو مٹانے کے لئے مخالفین نے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا ہے

حقیقت یہ ہے کہ مسلم لیگ نے نہ صرف پاکستان ہی بنایا ہے۔ اور اس طرح آٹھ کروڑ مسلمانوں کے لئے ایک ایسا وطن حاصل کیا ہے جس میں وہ اپنی ثقافت اور تہذیب کو ازسرنو زندہ کر سکتے ہیں اور اسکو اطمینان خاطر سے نشوونما دے سکتے ہیں۔ بلکہ مسلم لیگی حکومت نے پاکستان کے یوم قیام سے بڑی بڑی مشکلات کے علی الرغم اس کے استحکام کے لئے جس محنت دیانتداری اور خدا ترسی سے کام کیا ہے۔ کہ جس کے نتیجہ میں آج پاکستان دنیا کی باعزت اقوام کی صف میں شانہ بشانہ کھڑا ہو سکتا ہے۔ وہ ایسی نہیں ہیں کہ جو عوام سے مخفی ہوں اور وہ اس کے عظیم کارناموں کی داد نہ دیتے ہوں۔

چونکہ مسلم لیگ اور مسلم لیگی حکومت نے اپنی بساط سے بڑھ کر ملک و قوم کے لئے کام کیا ہے اور اتنے قلیل عرصہ میں اسکو بڑی بڑی اقوام کی صف میں کھڑا کر دیا ہے۔ اور اس نے حتی الوسع اپنے گذشتہ وعدوں کو پورا کر دکھایا ہے۔ اس سے اندازہ کرنا آسان ہے کہ اب جو وعدے مسلم لیگ پاکستان کے شہریوں سے کر رہی ہے۔ یہ محض دوسروں کی طرح انتخابی سٹنٹ نہیں ہے بلکہ ان وعدوں کی پشت پر ایک ٹھوس حقیقت اسکی مختصر مگر شاندار تاریخ کی صورت میں موجود ہے۔ جس کے آئینہ میں ہم اسکے آئندہ وعدوں کا تصور کر سکتے ہیں۔ جیسا کہ سر اقبال نے فرمایا ہے ؎

دیکھتا ہوں دوش کے آئینہ میں فردا کو میں

چنانچہ گذشتہ جمعہ کو وزیر آباد میں تقریر کرتے ہوئے خان لیاقت علی خان نے فرمایا ہے کہ

"پاکستان غریبوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں بنا ہے۔ میں تہیہ کر چکا ہوں کہ اس وقت تک چین سے نہ بیٹھوں گا۔ جب تک ہر پاکستانی کو زندگی کی ضروری سہولتیں اور آسائشیں میسر نہ آ جائیں گی۔ مسلم لیگ اور حکومت کی یہ خواہش ہے۔ کہ ہر شخص کی عام ضروریات زندگی وافر اندازہ پر پوری ہوں"۔

یہ وعدہ کسی ایسے شخص کا نہیں ہے جو محض آئندہ کا خواب دکھا رہا ہو۔ یہ وعدہ ایک ایسے شخص کا ہے جس نے اور جس کے ساتھیوں نے ملک کے نازک ترین مرحلہ پر نہایت استقامت سے طوفانوں کا مقابلہ کیا۔

"جب پاکستان معرض وجود میں آیا تو مخالفین نے اس پر لنڈورا پاکستان کی پھبتی کسی تھی۔ حالت یہ تھی جیسا کہ خود خان لیاقت علی خان نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے کہ

"پاکستان بننے کے بعد ہم پر کیا کیا مصیبتیں پڑیں دنیا اسکو تسلیم کرتی ہے۔ جب ہم نے کراچی میں آزادی کا جھنڈا بلند کیا۔ اس وقت ہمارے دفتروں میں کاغذ پنسل نہ تھی ہمارے خزانہ پر ایسا وقت بھی آیا جب تنخواہیں ادا کرنے کے لئے کچھ نہ تھا۔ یہی نہیں اس کے ساتھ مہاجرین کا سیلاب امڈ آیا۔

اس میں ذرا بھی مبالغہ نہیں ہے۔ اس وقت کو اور مسلم لیگی حکومت کی خدمات کو جو اس وقت اس نے کیں بھول جانا پرلے درجہ کی ناشکر گزاری ہوگی۔ ایک طرف بیرونی مخالفین جنہوں نے پاکستان کو لنڈورا بنانے کے لئے پورا پورا زور لگایا تھا دل میں یہ توقع لگائے ہوئے تھے کہ یہ کمزور عمارت اب گری کہ گری۔ ایسی حالت میں حسن انتظام کا وہ نمونہ دکھانا جو مسلم لیگ نے دکھایا واقعی تاریخ دنیا میں ایک یادگار کارنامہ ہے۔ پھر پاکستان کے بعض وہ اندرونی دشمن جو کہلاتے تو مسلمان ہیں اندر ہی اندر بنیادوں کو کھوکھلا کرنے میں ہمہ تن لگے ہوئے تھے۔ اس پر بھی مسلم لیگ کے رواداری کا یہ عالم ہے کہ وہ کسی جبر سے نہیں بلکہ نہایت شریفانہ طریقوں سے ایسی جماعتوں کا زہر لوگوں کے دلوں سے نکالنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ اور ان اندرونی مخالفین پاکستان کو بھی پورا پورا موقعہ دے رہے ہیں کہ وہ عوام کو اپنا ہم خیال بنانے میں جو چاہیں کریں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلم لیگ کتنی وسیع الخیال ہے اور اس کے موجودہ زعماء اتنے خود غرض نہیں ہیں۔ جتنا کہ یہ غلط کار جماعتیں جھوٹ بول بول کر ان کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔

کشف الہام اور وحی

مودودی صاحب اپنے رسالہ "ترجمان القرآن" کی اشاعت جنوری فروری ۱۹۵۱ء میں صفحہ ۲۲۶ کے آخری پیرا میں ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں:-

"کشف اور الہام وحی کی طرح کوئی یقینی چیز نہیں ہے اس میں وہ کیفیت نہیں ہوتی کہ صاحب کشف کو آفتاب روشن کی طرح یہ معلوم ہو۔ کہ یہ کشف یا یہ الہام خدا کی طرف سے ہو رہا ہے۔

سوال ہے کہ جب آپ کو نہ کشف اور الہام کی کیفیت کا اور نہ وحی کی کیفیت کا ذاتی تجربہ ہے۔ تو آپ یہ حکم کس بنا پر لگا رہے ہیں۔ اللہ اللہ بعض لوگوں کے نزدیک ایسے لوگ بھی آجکل بڑے عالم کہلاتے ہیں جن کو اتنا بھی فہم حاصل نہیں کہ جس امر کا علم نہ ہو اسکے متعلق زبان نہ کھولیں اور حکم نہ لگائیں۔ فی زمانہ ایسے ہی لوگوں نے لیڈری کی ہوس میں بہتوں کو گمراہ کر رکھا ہے۔

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے۔

خطبہ جمعہ (خطبہ نمبر ۴)

اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کرو کہ یہ مخالفت رحمت کا موجب بن جائے

اپنی کامیابی اور دشمن کی ناکامی کے لئے متواتر دعائیں کی جائیں

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۳ فروری ۱۹۵۱ء بمقام ناصر آباد سندھ

مرتبہ: مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مجھے یہاں آ کر معلوم ہوا کہ آجکل گاڑیوں کا وقت تبدیل ہو گیا ہے۔ اور اب جو احمدیہ سٹیشن کی طرف سے گاڑی آتی ہے۔ وہ ایک بجکر پچپیس منٹ پر کنجیجی پہونچتی ہے۔ اور پھر سٹیشن سے یہاں (ناصر آباد) تک پہونچنے میں بھی دیر لگتی ہے۔ اس لئے سمجھنا چاہیئے کہ باہر سے آنے والے دوست دو بجے تک یہاں پہونچ سکتے ہیں۔ سوائے ان لوگوں کے جو پیدل چلکر ارد گرد کے مقامات سے یہاں پہلے پہونچ جائیں۔ اور گو جمعہ کا مناسب وقت تو یہ ہوتا ہے کہ سوا بجے شروع ہو۔ اور دو بجے نماز ختم ہو جائے مگر اس مجبوری کی وجہ سے یہی فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان لوگوں کا انتظار کر کے جو گاڑی کے ذریعہ آتے ہیں دو بجے جمعہ شروع کیا جائے۔ آج تو زیادہ دیر ہو گئی ہے۔ اور اب پونے تین ہیں۔ کیونکہ جو لوگ آئے تھے ان کو پہلے کھانا کھلایا گیا۔ اور اس وجہ سے نماز میں زیادہ دیر ہو گئی۔ غالباً یہاں ہمارے دو جمعے اور ہوں گے۔ پس میں دوستوں کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ آئندہ دو بجے جمعہ شروع ہوا کرے گا۔ تاکہ ڈیڑھ بجے والی گاڑی سے جو دوست آئیں وہ بھی جمعہ میں شریک ہو سکیں۔ مگر گاڑی کے ذریعہ آنے والے مہمانوں کو کھانا جمعہ کے بعد ہی کھلایا جا سکے گا آج بھی اسی لئے دیر ہو گئی کہ تجویز یہ ہوئی تھی کہ جو دوست آئیں ان کو کھانا پہلے کھلایا جائے چنانچہ ان کا انتظار کرنے اور ان کو کھانا کھلانے کے بعد اب میں جمعہ کے لئے آیا ہوں۔

اس کے بعد میں دوستوں کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آجکل ہماری جماعت کی مخالفت بہت زیادہ ترقی کر چکی ہے۔

ایک خاص گروہ مولویوں کا

پیدا ہو گیا ہے۔ جن کا کام سوائے اس کے اب کوئی نہیں رہا کہ وہ ہماری جماعت کے خلاف لوگوں میں جوش پھیلائیں۔ اور ان کو فتنہ و فساد پر آمادہ کریں چنانچہ ہر دوسرے تیسرے دن کسی نہ کسی جگہ سے ان مولویوں کے جلسہ کی اطلاع آ جاتی ہے۔ جس گاڑی میں میں آ رہا تھا دوستوں نے بتایا کہ اسی گاڑی میں ہی مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری سفر کر رہے تھے۔ جو خانپور کے کسی مخالفانہ جلسہ میں شامل ہونے کے لئے آ رہے تھے۔ اور اس جلسہ کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایک احمدی دوست سے وہاں کے بعض غیر احمدیوں نے باتیں شروع کر دیں۔ باتیں کرتے کرتے انہوں نے کہا کہ اگر آپ لوگ سچے ہوتے تو قادیان چھوڑ کر آپکو کیوں باہر آنا پڑتا۔ اس سوال سے ان کی غرض درحقیقت شرارت کرنا تھی۔ اور وہ جماعت کے خلاف فساد پھیلانا چاہتے تھے۔ مگر احمدی دوست کا ذہن اس طرف نہیں گیا۔ اور اس نے اپنی سادگی میں یہ جواب دے دیا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم بھی تو مکہ چھوڑ کر مدینہ تشریف لے گئے تھے۔ اس پر انہوں نے فوراً شور مچا دیا کہ

دیکھو یہ احمدی

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتک کرتے ہیں۔ ہم اسے ہرگز برداشت نہیں کر سکتے یہ لوگ اس قابل ہی نہیں ہیں کہ ان کو زندہ رہنے دیا جائے۔ ان کو مار دینا چاہیئے ان کو قتل کر دینا چاہیئے۔ اور ان کی جماعت کو مٹا دینا چاہیئے۔ غرض اسی بات پر انہوں نے شورش برپا کر دی۔ اور آخر جماعت کے خلاف ایک بڑا جلسہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور بڑے بڑے علماء کو بلوایا۔ مولوی عطاء اللہ صاحب اسی جلسہ کے لئے خانپور جا رہے تھے۔ حالانکہ کسی شخص کو جھوٹا کہنا اور اس کے ثبوت میں ایک ایسی بات پیش کرنا جو سچوں کے ساتھ ہوتی چلی آئی ہے۔ یہ اعتراض کرنے والوں کو خود جھوٹا ثابت کرتی ہے نہ کہ اس شخص کو جس پر اعتراض کیا جا رہا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ بار بار فرماتا ہے کہ دیکھو تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضی پر اعتراض کرتے ہو۔ حالانکہ پہلے بھی ایسے نبی گزرے ہیں۔ جن میں یہی باتیں پائی جاتی تھیں۔ پھر اگر تم ان کو سچا سمجھتے ہو تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر تمہیں کیوں اعتراض سوجھتا ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے اس زمانہ کے مولوی ان مولویوں سے زیادہ شریف تھے کیونکہ وہ اس جواب کو سنکر یہ شور نہیں مچاتے تھے کہ دیکھو انہوں نے نبیوں کی ہتک کر دی۔ یہ اپنی صداقت کے ثبوت میں پہلے نبیوں کی مثالیں پیش کر رہے ہیں۔ قرآن کریم میں صاف طور پر ذکر آتا ہے کہ مخالف

یہ اعتراض

کیا کرتے تھے کہ یہ کیسا نبی ہے۔ یہ تو عام انسانوں کی طرح کھاتا پیتا ہے۔ اور قرآن کریم اس کا یہ جواب دیتا ہے کہ پہلے نبی بھی کھاتے پیتے تھے اور پہلے نبیوں کے بھی بیوی بچے تھے اس پر مخالفین نے یہ نہیں کہا کہ تم ہمارے نبیوں کی ہتک کرتے ہو۔ یا تم پہلے انبیاء کے دشمن ہو بلکہ انہوں نے سمجھا کہ جب ان باتوں سے پہلے انبیاء کی نبوت کی نفی نہیں ہوتی۔ تو اس کی نبوت کی نفی کس طرح ہو سکتی ہے لیکن تعجب ہے کہ اس وقت علماء کہلانے والے مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہونے والے اور قرآن کریم کو پڑھنے والے اس اصول کو سمجھنے سے عاری ہیں اور جب ان کے سامنے پہلے نبیوں کی مثالیں پیش کی جاتی ہیں تو وہ شور مچانے لگ جاتے ہیں کہ احمدی انبیاء کی ہتک کرتے ہیں۔ یہ بات بتاتی ہے۔ کہ ان علماء کہلانے والوں میں اب ایسے لوگ پیدا ہو چکے ہیں۔ جو قطعی طور پر دیانت اور انصاف کو بھول چکے ہیں۔ اور وہ ان علماء سے بھی بدتر ہیں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور دوسرے انبیاء کے مخالف تھے کیونکہ جب ان کے سامنے قرآن کریم نے یہ دلیل پیش کی کہ دیکھو یہ بات تو پہلے نبیوں میں بھی پائی جاتی تھی تو انہوں نے

شور نہیں مچایا

کہ مسلمان پہلے انبیاء کی ہتک کرتے ہیں یہ الگ بات ہے کہ انہوں نے آپ کو مانا یا نہیں مانا۔ اتنی بات تو بہرحال ثابت ہے کہ انہوں نے یہ نہیں کہا کہ قرآن کریم نے پہلے نبیوں کی ہتک کی ہے۔ آخر جب کسی کی سچائی پر بحث کی جائے گی تو اس کے ثبوت میں کسی سچے کی ہی مثال دی جائے گی۔ جھوٹے کی نہیں اور جب جھوٹ کی مثال دی جائے گی تو کسی جھوٹے کی ہی دی جائے گی سچے کی نہیں۔ مثلاً اگر کوئی مخالف اپنی صداقت کے ثبوت کے طور پر یہ کہتا ہے کہ اگر ہم جھوٹے ہوتے تو ہم پر آسمان کیوں نہ گرا تو ہم اس کے جواب میں اسے جھوٹوں کی ہی مثال دیں گے اور کہیں گے کہ شداد جھوٹا تھا کیا اس پر آسمان گرا؟ نمرود جھوٹا تھا کیا اس پر آسمان گرا؟ فرعون جھوٹا تھا کیا اس پر آسمان گرا؟ ابوجہل جھوٹا تھا کیا اس پر آسمان گرا؟ اگر ان پر آسمان نہیں گرا۔ حالانکہ تم بھی تسلیم کرتے ہو کہ وہ جھوٹے تھے۔ تو تم پر آسمان کیوں گرتا۔ اسی طرح اگر کسی کی صداقت کے ثبوت کے طور پر کوئی بات پیش کی جائے گی تو مثال کے طور پر وہی بات کسی سچے اور راستباز انسان میں ہی ثابت کرنی پڑیگی۔ مثلاً اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ فلاں آدمی اپنے دعوے میں کس طرح

سچا اور راستباز

ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ سارا دن مصلّے پر نہیں بیٹھا رہتا تو ہم اسے جواب میں کہیں گے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کونسا سچا ہو سکتا ہے۔ مگر ہم تو دیکھتے ہیں کہ آپ بھی سارا دن مصلّے پر نہیں بیٹھے رہتے تھے بلکہ اور بھی کئی کام کرتے تھے۔ آپ وعظ و نصیحت بھی کرتے تھے۔ آپ قضا کا کام بھی کرتے تھے۔ آپ لڑائیوں میں بھی جاتے تھے۔ آپ انتظام مملکت بھی کرتے تھے سارا دن آپ مصلّے پر نہیں بیٹھے رہتے تھے۔ غرض جب سچائی کی مثال دی جائے گی۔ تو لازماً کسی سچے کا ذکر کیا جائے گا۔ اور جب جھوٹ کی مثال دی جائے گی تو لازماً کسی جھوٹے کا ذکر کیا جائے گا۔ جب کوئی شخص یہ کہے گا کہ یہ سلسلہ کس طرح سچا ہو سکتا ہے۔ اس پر تو فلاں فلاں اعتراض عائد ہوتا ہے۔ تو اس کے جواب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی ذکر آئے گا۔ اور

آپ کے صحابہ رضی

کا بھی ذکر آئے گا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا بھی ذکر آئے گا۔ اور آپ کے حواریوں کا بھی ذکر آئے گا۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کا بھی ذکر آئے گا۔ اور آپ کے ساتھیوں کا بھی ذکر آئے گا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا بھی

ذکر آئے گا اور آپ کے ساتھیوں کا بھی ذکر آئیگا غرض جو بھی سچا ہوگا اس کا ذکر آئے گا۔ مثال کا تو قاعدہ ہی یہی ہے اور مثال تو دی ہی اس گروہ میں سے جاتی ہے جس کے ساتھ اس کا تعلق ہوتا ہے۔ اگر ہجرت کرنا قابل اعتراض ہے اور اگر ہجرت کرنا اس بات کی علامت ہے کہ ہجرت کرنیوالا جھوٹا ہوتا ہے تو ان کو چاہئے کہ جن نبیوں کو وہ سچا مانتے ہیں اور جنہوں نے ہجرت کی ان کو بھی احمدیوں کی طرح چھوڑ دیں اور ان سے خود تعلق نہ رکھیں اور اگر وہ تسلیم کرتے ہیں کہ ہجرت کرنا قابل اعتراض نہیں تو پھر ان کا ہم پر

ہجرت کے متعلق اعتراض

کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔ قرآن کریم نے تو ہجرت کو نشان کے طور پر پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ ہجرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذلت کا موجب نہیں بلکہ عزت کا موجب ہے۔ انبیاء سابقین نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے متعلق خبریں دی ہوئی تھیں۔ اگر آپ ہجرت نہ کرتے اور لوگ پوچھتے کہ پیشگوئیوں میں تو یہ لکھا تھا کہ آنے والا موعود ہجرت کرے گا تو بتاؤ کہ اس نے کب ہجرت کی تو ہم اس کا کیا جواب دیتے۔ یسعیاہ نبی نے ہزار بارہ سو سال پہلے خبر دیتے ہوئے بتایا تھا کہ عرب میں ایک نبی پیدا ہوگا جو دشمن کے ظلم سے تنگ آکر بھاگے گا اور قوم اس کا تعاقب کرے گی۔ اگر آپ ہجرت نہ کرتے اور اگر لوگ آپ کا تعاقب نہ کرتے تو دشمن کہتا کہ تم یہ کہتے ہو کہ یہ وہ نبی ہے جو موعود ہے اور جو پہلے انبیاء کی

پیشگوئیوں کے مطابق

آیا ہے۔ حالانکہ پہلے نبیوں نے جو پیشگوئیاں کی تھیں ان میں سے ایک یہ بھی خبر تھی کہ وہ ہجرت کرے گا تو بتاؤ کہ اس نبی نے کب ہجرت کی اور کہاں کی؟ ایسی صورت میں ہم کیا جواب دیتے اور دشمن کو کس طرح خاموش کرا سکتے۔

پس آپ کی ہجرت آپ کی عزت کا ثبوت تھی آپ کی ہجرت آپ کی سچائی کا ثبوت تھی۔ اور آپکی ہجرت آپ کے موعود ہونے کا ثبوت تھی۔ اسی طرح یہ ہجرت اگر کسی اور نبی میں پائی جائے تو یہ اس کے جھوٹا ہونے کی علامت نہیں ہوگی۔ بلکہ اس کے سچا ہونے کی علامت ہوگی اور اس بات کا ثبوت ہوگی کہ اس کے لئے بھی خدا نے اس ہجرت کو ایک عزت کا ذریعہ بنایا ہے . . . .

. . . .

اور اس کے لئے بھی خدا نے اس ہجرت کو بزرگی کے اظہار کا ایک ذریعہ بنایا ہے۔ اصل بات تو یہ ہے کہ انسان میں تقویٰ ہونا چاہئے اور اسے سوچنا چاہئے کہ جو بات وہ کہہ رہا ہے دلیل اس کی کس حد تک تائید کرتی ہے۔ اگر دلیل اس کی تائید نہ کرتی ہو تو اسے اپنی اصلاح کرنی چاہئے۔ وہ غلط دلیل دیتا ہی کیوں ہے۔ اور اگر وہ غلط دلیل دے گا تو خواہ اسے برا لگے یا اچھا بہرحال جن لوگوں کی بزرگی کا وہ قائل ہے انہی نیک اور پاک اور بزرگ لوگوں کا اسے حوالہ دینا پڑے گا تاکہ اسے

اپنی غلطی کا احساس

ہو اور جیسا کہ میں نے بتایا ہے قرآن کریم نے خود یہ طریق اختیار کیا ہے اور کئی جگہ دوسرے انبیاء کی مثال دے کر بتایا ہے کہ تمہارا اعتراض درست نہیں۔ اگر یہ قابل اعتراض چیز ہے تو اور انبیاء میں بھی پائی جاتی ہے۔ اگر اس وجہ سے تم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے تو دوسرے انبیاء کو کیوں مانتے ہو۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ بڑے افسوس کا مقام ہے کہ انسان اتنی بات بھی نہ سمجھ سکے کہ جس بات پر وہ اعتراض کر رہا ہے وہ ان لوگوں میں بھی پائی جاتی ہے جن کو وہ سچا سمجھ رہا ہے۔ پس رونے کا مقام یہ نہیں کہ ایک احمدی نے کیوں کہہ دیا کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی بلکہ رونے کی بات تو یہ ہے کہ مسلمانوں کو اب اتنا بھی معلوم نہیں کہ ہجرت کرنا کوئی بری بات نہیں۔ نہ صرف یہ کہ بری بات نہیں بلکہ ہجرت انبیاء کی سچائی اور ان کی

راست بازی کا ثبوت

قرار دی گئی ہے۔ وہ مسلمان کہلاتے ہیں مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے ہیں۔ تاریخیں پڑھتے ہیں جن میں ہجرت کا ذکر آتا ہے حدیثیں پڑھتے ہیں جن میں ہجرت کا ذکر آتا ہے۔ قرآن پڑھتے ہیں جس میں ہجرت کا ذکر آتا ہے اور پھر ہجرت پر اعتراض کرتے ہیں۔ اس سے زیادہ مسلمانوں کی بدبختی اور کیا ہوگی کہ ایک چیز کو مان بھی رہے ہیں اور اس پر اعتراض بھی کر رہے ہیں۔ حالانکہ ہونا یہ چاہئے تھا کہ اگر کسی ناواقف کے منہ سے اعتراض نکلتا بھی تو دوسرا مولوی اسے نصیحت کرتا کہ تم کیا اعتراض کرتے ہو۔ نبیوں کی ہجرت کرنا تو قرآن کریم اور حدیث سے ثابت ہے مگر کسی کو احساس نہیں کہ وہ دیانت سے کام لے اور اندھا دھند اعتراض کرتے چلے جاتے ہیں۔ لوگوں کے اخلاق کا اس قدر گر جانا بتاتا ہے کہ ان کی دشمنی اب کمال کو پہنچ چکی ہے اور جب لوگوں کی دشمنی کمال کو پہنچ جائے تو ہمیشہ انسان کو فکر کرنا چاہئے۔ کیونکہ لوگوں کی دشمنی دو ہی وجہ سے اپنے کمال کو پہنچا کرتی ہے۔ یا تو اس وقت دشمنی کمال کو پہنچتی ہے جب خدا تعالیٰ مومنوں کو کوئی فتح دینے لگتا ہے اور یا اس وقت دشمنی کمال کو پہنچتی ہے جب خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی عذاب آنے والا ہوتا ہے۔ گویا یا تو دنیا کو نشان دکھانے کے لئے تمام لوگوں میں ایک جوش پیدا کر دیا جاتا ہے وہ مخالفت کرتے اور اسے انتہا تک پہنچا دیتے ہیں مگر پھر خدا تعالیٰ مخالفت کرنے والوں کو تباہ کرکے دنیا پر

اپنا نشان

ظاہر کرتا اور انہیں بتاتا ہے کہ دیکھو انہوں نے اتنا جوش دکھایا۔ اتنی مخالفت کی اتنا جتھہ بنایا اتنی تدابیر کیں مگر پھر بھی نبی نے ان کو تباہ کر دیا اور مومن بچ گئے۔ مگر کبھی یہ مخالفت اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا دینے کے لئے پیدا کی جاتی ہے لوگوں میں جوش پیدا ہوتا ہے اور رفتہ رفتہ وہ اس قدر غلبہ حاصل کر لیتے ہیں کہ دوسرے فریق کو تباہ کر دیتے ہیں۔ پس جب بھی دشمنی انتہا کو پہنچ جائے انسان کو اپنے نفس پر غور کرنا چاہئے کہ آیا وہ ایسے مقام پر پہنچ چکا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لئے غیرت دکھائے اور اس کے دشمن کو تباہ کر دے آیا اس کے اندر اس قدر نیکی پائی جاتی ہے اس قدر سچائی پائی جاتی ہے۔ اس قدر خدا تعالیٰ کی محبت پائی جاتی ہے۔ اس قدر

ذکر الٰہی کی عادت

پائی جاتی ہے۔ اس قدر قربانی پائی جاتی ہے۔ اس قدر عبادت پائی جاتی ہے کہ یہ سب کچھ اس لئے ہو رہا ہو کہ خدا تعالیٰ اس کے لئے دنیا کو کوئی نشان دکھانا چاہتا ہے۔ اگر ایسا ہو تو یہ بڑی خوشی کی بات ہے۔ لیکن اگر یہ نظر آتا ہو کہ ہم میں کمزوریاں پائی جاتی ہیں۔ ہم نمازوں میں بھی سست ہیں۔ ہم سچ پر بھی پوری طرح قائم نہیں۔ ہم ظلم سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ ہم دھوکہ اور فریب سے بھی کام لے لیتے ہیں۔ تو ہمیں سمجھ لینا چاہئے کہ خدا تعالیٰ ایسے لوگوں کے لئے کوئی نشان نہیں دکھایا کرتا۔ یہ مخالفت شاید ہمیں سزا دینے کے لئے پیدا کی جا رہی ہے۔

پس جماعت کے لئے یہ ایک بڑا لمحۂ فکریہ ہے ہم میں سے ہر شخص کو سوچنا چاہئے اور بار بار سوچنا چاہئے کہ ہماری عملی حالت کیا ہے اور یہ مخالفت کیوں انتہا کو پہنچ رہی ہے۔ آخر آدمیوں سے ہی قوم بنتی ہے۔ بے شک زید قوم نہیں بکر قوم نہیں عمر قوم نہیں۔ مگر زید، بکر اور عمر مل کر قوم ہیں۔ الگ الگ دیکھا جائے تو ہر شخص ایک فرد کی حیثیت رکھتا ہے۔ لیکن انہی

افراد کے مجموعہ کا نام

قوم ہو جاتا ہے۔ پس ہم میں سے ہر شخص کو اس مخالفت کو دیکھتے ہوئے یہ سوچنا چاہئے کہ کیا اس میں وہ تقویٰ پایا جاتا ہے جو انسان کو اللہ تعالیٰ کے عذاب سے محفوظ رکھتا ہے کیا اس میں کامل سچائی پائی جاتی ہے۔ کیا وہ فریب تو نہیں کرتا۔ کیا وہ دھوکا بازی سے تو کام نہیں لیتا۔ کیا وہ نمازوں کا پابند ہے۔ کیا وہ انصاف سے کام لیتا ہے۔ کیا وہ خدا تعالیٰ سے سچی محبت رکھتا ہے۔ کیا وہ اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ کیا وہ بنی نوع انسان کا ہمدرد ہے۔ اگر یہ تمام باتیں اس میں پائی جاتی ہیں تو اسے سمجھ لینا چاہئے کہ اس مخالفت کے ذریعہ خدا تعالیٰ اسے مارنے نہیں لگا۔ کیونکہ اس نے کوئی ایسا کام نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو۔ لیکن اگر افراد قوم میں کثرت ایسے لوگوں کی ہو جو یہ کہیں کہ ہم میں یہ باتیں نہیں پائی جاتیں۔ نہ ہمارے دلوں میں خدا تعالیٰ کی سچی محبت پائی جاتی ہے۔ نہ ہم اس کے لئے قربانی کرتے ہیں۔ نہ ہمارے اندر دین کی خدمت کا کوئی جوش پایا جاتا ہے۔ نہ ہم نمازوں کے پابند ہیں۔ نہ ذکر الٰہی کے عادی ہیں۔ نہ جھوٹ اور فریب سے بچتے ہیں۔ نہ ظلم اور فساد سے پرہیز کرتے ہیں نہ اخلاق کے معیار پر پورے اترتے ہیں۔ تو پھر انہیں سمجھ لینا چاہئے کہ یہ مخالفت کسی

نشان کے ظہور

کا پیش خیمہ نہیں ہو سکتی بلکہ انہیں گناہوں کی سزا دینے کے لئے پیدا کی جا رہی ہے۔ اس صورت میں انہیں بہت زیادہ فکر کرنا چاہئے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے۔ عام حالات میں انسان کا غافل رہنا بعض دفعہ قابل معافی بھی ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر سامان ایسے ظاہر ہو رہے ہوں جن سے یہ خطرہ ہو کہ یہ سامان شاید ہماری سزا کے لئے پیدا کئے جا رہے ہیں تو اس کے بعد بھی اگر کوئی شخص اپنی اصلاح نہیں کرتا تو اس کے معنے یہ ہیں کہ وہ اپنے آپ کو اور اپنے خاندان اور اپنی قوم کو تباہ کرتا ہے۔ پس یہ معمولی حالات نہیں جماعت کو اپنے اندر بیداری پیدا کرنی چاہئے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ اگر کچھ لوگوں کے اعمال کی وجہ سے یہ سزا کا سامان بھی ہو تب بھی وہ اپنے اندر ایسی تبدیلی پیدا کر لیں کہ یہ عذاب رحمت کا موجب بن جائے جیسے یونس نبی کے زمانہ میں ہوا کہ خدا تعالیٰ نے یونس نبی کی قوم پر اپنا عذاب نازل کرنا چاہا۔ مگر جب اس قوم نے اپنی اصلاح کی اور توبہ اور گریہ وزاری سے کام لیا تو وہ عذاب اس کے لئے رحمت بن گیا۔ پس ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ عذاب آتے ہیں مگر وہ انسانوں کیلئے رحمت بن جاتے ہیں اسی لئے میں نے یہ تحریک کی ہے کہ ان دنوں اپنی کامیابی اور دشمن کی ناکامی کیلئے متواتر دعائیں کی جائیں۔ اور ہر پیر کے دن روزہ رکھا جائے تاکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے اگر کوئی خرابی یا نقصان اس وقت ہمارے لئے مقدر ہو۔ تب بھی اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کو بدل دے ہمیں طاقت اور غلبہ عطا فرمائے اور ہمارے دشمنوں کو ان کی کوششوں میں ناکام بنا دے۔

اسلامی رواداری کی تعلیم

(۱)

از مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب مولوی فاضل دارالمسیح قادیان دارالامان)

اسلام ایک ایسا درخت ہے - جس کی ہر شاخ نہائیت دلکش - اُس کا ہر پھول حد درجہ خوشنما اور اُس کا ہر پھل نہائیت ہی لذیذ اور شیریں ہے - جس نے اُسے دیکھا - اُس کی خوشبو سونگھی - اور اُس کو چکھا - اُس کی خوبی کا معترف ہوا -

اُس کے شیریں پھلوں میں سے ایک عمدہ لذیذ پھل

"اسلامی رواداری کی تعلیم" ہے

میں اس کے متعلق کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں

سب سے پہلے ضروری ہے کہ رواداری کا مفہوم سمجھ لیا جائے - سو واضح ہو کہ رواداری سے مراد ہے وسیع حوصلگی - فراخدلی - دوسروں کے احساسات جذبات کا خیال رکھنا - اُن کی دلداری کرنا - اور اُن سے ہر رنگ میں حسن سلوک سے پیش آنا ہے -

گویا اسلامی رواداری سے مراد ایسی تعلیم ہے جو بنی نوع انسان کو ایک دوسرے سے زیادہ قریب کر کے باہمی تنافر اور مغائرت کو دور کر کے متحد و متفق کر دے

رواداری کے اس مفہوم کے مطابق میں پہلے اصولی رنگ میں اسلامی رواداری کی تعلیم بیان کرونگا اور پھر دوسرے نمبر پر اُس تعلیم کے عملی پہلو کو واضح کروں گا - انشاء اللہ تعالیٰ -

(۱) اسلام میں حُریتِ ضمیر کا حق

سب سے پہلے اسلام نے انسان کے پیدائشی حق یعنی آزادیٔ ضمیر کو تسلیم کیا ہے - جس کی خاطر بہت سے لوگوں نے طرح طرح کے مصائب و مشکلات برداشت کیے - وہ دشمنوں کے ہاتھوں مارے پیٹے گئے - قتل ہوئے - زندہ دفن کئے گئے - [illegible] دریا میں ڈبو دیئے گئے - اپنے وطنوں سے بے وطن ہوئے - عزیز و اقارب سے جدا کئے گئے - مگر انہوں نے ایسی باتوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا - جو اُن کی ضمیر کے خلاف تھیں - حریتِ ضمیر اور آزادیٔ فکر کا یہ فرمان ایسے واضح الفاظ میں تمام دنیا کو صرف اسلام ہی نے دیا - چنانچہ قرآن پاک نے فرمایا ہے -

لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی

کہ مذہبی معاملہ میں اور امر کی اشاعت کے سلسلہ میں کسی کو یہ حق نہیں پہنچتا - کہ اپنی باتیں دوسروں سے بالجبر منوائے - وہ اصل مذہب کی حکومت انسان کے دل پر ہوتی ہے - وہ مذہب جو صحیح رنگ میں دوسروں کے دلوں پر حکومت کرنا چاہتا ہے - اُس کی تعلیم جبر و تشدد سے کوسوں دور ہونی چاہیئے - یہ تو ممکن ہے - کہ کسی شخص سے بعض اعمال زبردستی کروا لئے جائیں - مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ کسی انسان کے دلی خیالات و جذبات کو جبراً بدل دیا جائے -

پھر نہ صرف یہ کہ اسلام نے مذہبی معاملہ میں کسی قسم کے جبر و تشدد کو کام میں لانے سے ممانعت فرمائی - بلکہ اس سے بڑھ کر فرمایا :-

جب کوئی شخص خواہ وہ تمہاری دشمن جماعت ہی سے کیوں نہ تعلق رکھتا ہو محض دین اسلام کی تحقیق کے لئے تمہارے پاس آئے - تو تم ہمیشہ اُس کی عزت و محافظت کرو - اور پھر اپنی ذمہ داری پر ایسے مقام میں چھوڑ آؤ - جہاں سے کامل اطمینان اور تسلی کے ساتھ اپنے مقام میں پہنچ سکے -

(۲)

پھر اس کے ساتھ ہی اسلامی تعلیم کی اشاعت بھی امن بخش اور صلح و آشتی کے ذرائع سے کرنے کا حکم دیا - اور فرمایا :-

ادع الی سبیل ربک بالحکمۃ والموعظۃ الحسنۃ وجادلھم بالتی ھی احسن

یعنی مذہب اُس رستے کا نام ہے - جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے - اس لئے لازم ہے کہ اس کی طرف رہنمائی کے لئے حکمت عملی - بہترین پند و نصائح اور مناسب ترین طریق مجادلہ و مباحثہ اختیار کیا جائے - جس سے کسی کے احساسات و جذبات کو ٹھیس نہ لگے - بلکہ چاہیئے - کہ اسلام کی باتیں سن کر ذاتی اُنس پیدا ہو - اور اُس کا جذبۂ اشتیاق بڑھے

یہ حقیقت ہے کہ ہر شخص کو اپنا مذہب نہائیت ہی محبوب اور پسندیدہ ہوتا ہے - خواہ وہ مذہب دوسروں کی نگاہ میں کس قدر کمزور پہلو اپنے اندر کیوں نہ رکھتا ہو - ایسے موقعہ پر اسلام نے ہر مسلمان کو دوسروں کے جذبات و احساسات کا احترام کرنے کا خاص حکم دیا - اور فرمایا -

لا تسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم کذالک زینا لکل امۃ عملھم

یعنی اے مسلمانو! بے شک دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں - جو خدائے واحد کو چھوڑ کر دوسری ہستیوں کو اپنا معبود قرار دیتے ہیں - اور اُن کے نزدیک وہی قابل عزت و تکریم ہیں - اس لئے ہم تمہیں حکم دیتے ہیں - کہ جب اُن کا ذکر کرو تو انہیں بُرے ناموں سے یاد نہ کرو - مبادا نادانی سے وہ خدا کو بھی وہ نازیبا الفاظ کہنے لگیں

(۳)

پھر تیسرے نمبر پر پیشوایانِ مذاہب کی عزت و احترام ہے جس طرح ہر شخص کو اپنا مذہب ہی بھلا معلوم ہوتا ہے اور اپنے مذہب کے خلاف کوئی نازیبا کلام سننے کے لئے تیار نہیں ہوتا - اسی طرح یہ بھی حقیقت ہے - کہ ایک شخص اپنی ذات کے متعلق سخت سے سخت باتیں بھی سن کر بعض اوقات برداشت کر لیتا ہے - مگر جب اُس کے مذہبی پیشوا کے حق میں ایسے ویسے الفاظ کہے جاتے تو لازمی طور پر برافروختہ ہوتا اور اس کے لئے ہر رنگ میں مخالفت و مقابلہ کرنے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے -

اسلام نے انسانوں کے اِس فطرتی جذبہ کی قدر کی ہے - اور اس امر کا اقرار کیا ہے - کہ خدا کسی ایک قوم یا ملک کا خدا نہیں - بلکہ وہ ساری دنیا کا خدا ہے - پس جس طرح اُس نے دنیا کی جسمانی زندگی کے لئے ایسے سامان پیدا کئے ہیں - جو کسی ایک قوم کے ساتھ خاص نہیں - اسی طرح اُس خدا کی رحمت نے دنیا کی روحانی زندگی کے لئے بھی سب کے ساتھ مساویانہ سلوک کیا ہے - چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے :-

ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت فمنھم من ھدی اللہ ومنھم من حقت علیہ الضلالۃ وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر (فاطر رکوع)

یعنی ہم نے ہر قوم میں اپنا رسول بھیج کر لوگوں کو یہ ہدائیت دی ہے - کہ صرف خدا کی پرستش کرو - اور شیطانی رستوں کے قریب نہ جاؤ - لیکن افسوس کہ صرف بعض نے ہماری نصیحت کو مانا اور بعض نے گمراہی کا رستہ اختیار کر لیا - پھر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے اپنی طرف سے سب کے ساتھ ایک سا سلوک کیا - کیونکہ دنیا کی ایک قوم بھی ایسی نہیں - جس کی طرف ہم نے کوئی نصیحت کرنے والا بھیج کر اُس کے لئے ہدائیت کا سامان نہ پیدا کیا ہو"

اس آیت کریمہ کے ماتحت ایک مسلمان کے لئے دنیا کی ہر قوم کا مذہبی بانی ایک مقدس ہستی بنجاتا ہے - اور وہ اس بات پر مجبور ہو جاتا ہے - کہ ہر قوم کے مسلمہ مذہبی پیشوا کو خدا کے ایک بزرگ کی حیثیت میں قبول کرے - اس کے نزدیک ہندوؤں کے کرشن - بدھ مذہب والوں کے [illegible] گوتم بدھ - چینیوں کے کنفیوشس - پارسیوں کے زرتشت - یہودیوں کے موسیٰ اور عیسائیوں کے مسیح علیہم السلام سب ایک ہی [illegible] خدا کے مقدس پیغامبر ہیں جن کے ذریعے دنیا نے اپنے اپنے وقت میں ہدائیت کا نور پایا -

(۴)

چوتھے نمبر پر معاملات کے [illegible] سے اسلام نے ہر شخص کے ساتھ عدل و انصاف کرنے کا حکم دیا ہے - بے انصافی اور حق تلفی کو خلاف اسلام قرار دیا ہے - چنانچہ فرمایا :-

لا یجرمنکم شنان قوم علیٰ ان لا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ

کہ اے مسلمانو! کسی قوم کے ساتھ کشیدگی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے - کہ تم عدل و انصاف کو چھوڑ کر بے انصافی اور ظلم کرنے لگو نہیں! بلکہ ہمیشہ عدل و انصاف [illegible] اس پر ہر حالت میں قائم رہو - یہ طریق تقویٰ کے زیادہ قریب ہے -

[illegible] فرمایا

بلکہ غیر مذاہب کے لوگوں سے نصیحت کے ساتھ حسن سلوک اور رواداری کا طریق اختیار کرنے کا حکم دیا - چنانچہ اس بات کو قرآن پاک نے اسلامی تعلیم میں گویا بنیادی پتھر کے طور پر یوں بیان فرمایا -

لا ینھٰکم اللہ عن الذین لم یقاتلوکم فی الدین ولم یخرجوکم من دیارکم ان تبروھم وتقسطوا الیھم ان اللہ یحب المقسطین (سورۃ ممتحنہ ع پارہ ۲۸)

یعنی خدا تعالیٰ تمہیں ایسے لوگوں کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک کرنے سے ممانعت نہیں کرتا - جنہوں نے تم سے نہ مذہبی جنگ کی - اور نہ تمہارے گھروں سے نکالا - بلکہ وہ تو چاہتا ہے - کہ تم ایسے شریف لوگوں سے رواداری کے تعلقات رکھو - انہیں اپنی نیکی اور حسن سلوک سے کبھی محروم نہ کرو - اس طرح کی نیکی اور انصاف کرنے والوں سے تو خدا خوش ہوتا ہے - (باقی)

خوشخبری

تمام احمدی خواتین کو مژدہ سنایا جاتا ہے - کہ اُن کا رسالہ مصباح قریباً ایک سال سے پاکستان میں دوبارہ جاری ہو چکا ہے - یہ حقیقت ہے کہ رسالہ مصباح کا مطالعہ احمدی خواتین کے لئے نہائیت ضروری ہے - کیونکہ اس کے ذریعہ سے ہر احمدی بہن سلسلہ کے حالات سے واقفیت حاصل کر سکتی ہے - [illegible] رسالہ [illegible] ملفوظات سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دیگر بزرگوں کی نصائح اور مفید معلومات کا حامل ہوتا ہے -

نیز غیر احمدی اور غیر مسلم خواتین کو بھی تبلیغ دی جا سکتی ہے - واضح ہو کہ قادیان دارالامان میں جلسہ سالانہ میں غیر [illegible] جو حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تقریر واسعہ اور حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم - اے کا تربیتی اور اولاد کے متعلق [illegible] مضمون اور دارالہجرت ربوہ کی تصویر اور مفید معلومات درج ہیں - بہنوں اور بھائیوں کو چاہیئے - کہ وہ رسالہ ربوہ یا قادیان سے منگوائیں اور مستقل خریدار بنیں - [illegible] ربوہ دفتر مصباح [illegible] چندہ [illegible] روپے سالانہ مقرر ہے - (امۃ اللہ رشیدہ مسرت ربوہ)

درخواست دعا

خان بہادر غلام محمد صاحب آف گلگت بھیرہ میں لیریا بخار سے بیمار ہیں - کمزوری بہت زیادہ ہے - احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے

(بیگم مسعود احمد رشید لاہور)

غلبۂ اسلام کے ذرائع!

(رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ)

"اب دیکھنا چاہیئے۔ کہ تمام ادیان پر اسلام کا کلی غلبہ کس طرح ہو سکتا ہے؟

اگر خالی تعلیم لی جائے۔ اور یہ خیال کیا جائے کہ ہر مذہب کے چند آدمیوں کو ہم اپنے اندر شامل کر لیں گے۔ تو یہ ان کے ادیان پر غلبہ نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ ادیان باطلہ بہر حال موجود رہیں گے۔ اور وہ اسلام سے الگ ہوں گے اسلام کا ان پر کوئی غلبہ نہیں ہوگا۔ پس لازماً ماننا پڑتا ہے کہ غلبہ کے یہ معنے نہیں۔ بلکہ غلبہ کے یہ معنے ہیں۔ کہ جس طرح آج باوجود مذاہب کے اختلاف کے مغربی تہذیب دنیا پر غالب آئی ہوئی ہے۔ اسی طرح ہمارا کام ہے۔ کہ ہم اسلامی تمدن اور اسلامی تہذیب کو اس قدر رائج کریں۔ کہ لوگ خواہ عیسائی ہوں۔ مگر ان کی تہذیب اور ان کا تمدن اسلامی ہو۔ یہ چیز ہے۔ جس کے پیدا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا۔ کہ تہذیب اسلامی کو اتنا رائج کیا جائے کہ اگر کچھ حصہ دنیا کا اسلام سے باہر بھی رہ جائے۔ پھر بھی اسلامی تہذیب ان کے گھروں میں داخل ہو جائے۔ اور وہ وہی تمدن قبول کریں۔ جو اسلامی تمدن ہو۔ جس طرح آج کل لوگ کہتے ہیں۔ کہ مغربی تمدن بہتر ہے۔ اسی طرح دنیا میں ایک ایسی رو چل پڑے۔ کہ ہر شخص یہ کہنے لگ جائے۔ کہ اسلامی تمدن ہی سب سے بہتر ہے

انقلاب حقیقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کو اگر دیکھا جائے۔ تو ان میں اس دعوے کا وجود پایا جاتا ہے۔ چنانچہ

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف ہے جس میں آپ نے دیکھا کہ آپ فرماتے ہیں:-

"ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں (تذکرہ ص ۱۹۶)

چشمہ مسیحی ص ۳۵ حاشیہ میں آپ اس کشف کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"اس کشف کا مطلب یہ تھا۔ کہ خدا میرے ہاتھ پر ایک ایسی تبدیلی پیدا کرے گا۔ کہ گویا آسمان اور زمین نئے ہو جائینگے۔ اور حقیقی انسان پیدا ہوں گے"

(۲) پھر الہام ہے۔ یحیی الدین ویقیم الشریعۃ (تذکرہ ص ۶۹) کہ مسیح موعود دین کو زندہ کرے گا۔ اور شریعت کو قائم کرے گا۔

(۳) اسی طرح الہام ہے۔ واعلموا ان اللہ یحیی الارض بعد موتھا۔ (تذکرہ ص ۳۰۷) کہ یاد رکھو۔ اسلامی لحاظ سے دنیا مر گئی اور اب اس نے مسیح موعود علیہ السلام کو اسلئے بھیجا ہے کہ وہ اسے دوبارہ زندہ کرے

(۴) چوتھا الہام مخالفین کی نسبت ہے۔ کہ "زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں۔ "فسحقھم تسحیقا (تذکرہ ص ۴۲۲)

اس الہام میں اس امر کی طرف توجہ دلائی ہے کہ لوگوں کو زمانہ کے فیشن کا خیال ہے۔ لیکن وہ فیشن جو حقیقی حیات پیدا کرتا ہے اس سے دور جا پڑے ہیں۔ اسلئے وہ پیس دیئے جائینگے اور دعا سکھائی گئی ہے کہ کہو۔ اے خدا توان لوگوں کو مٹا دے۔ اور نوح علیہ السلام کے زمانہ کی طرح ان پر تباہی لا۔ تا مغربی تمدن اور مغربی تہذیب کی جگہ دنیا میں اسلامی تمدن اور اسلامی تہذیب قائم ہو۔

(۵) پانچواں الہام ہے۔ ما انا الا کالقرآن وسیظھر علی یدی ما ظھر من الفرقان (تذکرہ ص ۶۷۴)

کہ اے مسیح موعود علیہ السلام تو لوگوں سے کہدے کہ میں تو قرآن کی طرح ہوں۔ جس طرح قرآن نے پہلے زمانہ میں تبدیلی کی ہے وہ ویسی ہی تبدیلی میرے زمانہ میں بھی ہوگی۔

(۶) چھٹا الہام "آسمانی بادشاہت (تذکرہ ص ۲۲۲) یعنی خدا کی بادشاہت کو دنیا میں قائم کیا جائیگا۔

ان آیات و الہامات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہ ہے کہ موجودہ مغربی تہذیب کے دور کو مٹا کر اسلام کے عقائد۔ اسکی شریعت۔ اسکے تمدن اسکی تہذیب۔ اسکے علوم۔ اسکے اقتصاد۔ اس کی سیاست۔ اسکی معاشرت۔ اسکے اخلاق کو قائم کیا جائے۔ اس تبدیلی کا کچھ حصہ شخصی ہے جیسے نمازیں پڑھنا یا روزے رکھنا اور کچھ قومی شخصی حصہ تو وعظ اور شخصی کوشش کو چاہتا ہے۔ یعنی لوگوں کو کہا جائے۔ کہ وہ نمازیں پڑھیں وہ روزے رکھیں وہ حج کریں وہ صدقہ وخیرات دیں۔ اور پھر جو لوگ اس وعظ و نصیحت سے متاثر ہوں۔ وہ اپنے طور پر نیکی کے کاموں میں مشغول ہو جائیں لیکن قومی حصہ ایک زبردست نظام چاہتا ہے مثلاً اگر ہم خود نمازیں پڑھنے والے ہوں۔ تو یہ ضروری نہیں کہ باقی بھی نمازیں پڑھنے والے ہوں اگر اور کوئی بھی نماز نہیں پڑھتا۔ تو ہماری اپنی نماز ہی ہمارے لئے کافی ہوگی۔ لیکن بعض احکام ایسے ہیں۔ جو ایک نظام چاہتے ہیں۔ اور ہم انہیں اس وقت تک بجا نہیں لا سکتے۔ جب تک دوسرے بھی وہی کام نہ کریں۔ جیسے نماز ہے۔ یہ اکیلے تو ہم پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن باجماعت نماز اس وقت تک نہیں پڑھ سکتے۔ جب تک دوسرا شخص ہمارے ساتھ نہ ہو پس نماز باجماعت کیلئے ضروری ہے۔ یعنی ضروری ہے کہ ایک امام ہو اور اس کے پیچھے ایک یا ایک سے زائد مقتدی ہوں۔ جیسیوں اور احکام ایسے ہیں۔ جو ایک زبردست نظام چاہتے ہیں۔ ایسا نظام کہ جس میں انکار کی کوئی گنجائش نہ ہو...

پس ضرورت ہے کہ ہم اس نہایت ہی اہم امر کی طرف توجہ کریں اور دنیا کے تمدن اور دنیا کی تہذیب کو بدلکر اسلامی تمدن اور اسلامی تہذیب اسکی جگہ قائم کریں۔" (انقلاب حقیقی ص ۱۰۰ و ۱۰۲)

مبارک ہیں وہ جو خدائی قائم کردہ نظام میں داخل ہو کر تمام دنیا کی ہدایت کے لئے ہر وقت درست بدعا ہیں۔

(مرسلہ محمد ابراہیم خلیل)

انتقال

از مکرم مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز مینیجر روزنامہ الفضل

مورخہ ۲۷ و ۲۸ تبلیغ کی درمیانی شب تین بجے میری خوشدامن محترمہ فاطمہ بد دہلی والی کے نام سے معروف تھیں، کا میو ہسپتال میں انتقال ہو گیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا مئی ۱۹۵۰ء میں ایک پھوڑے (Perenephrine Absess) کا اپریشن ہوا زخم دو ماہ تک مندمل نہ ہو سکا۔ اس پر ایکسرے سے معلوم ہوا کہ گردے میں پتھری ہے۔ مگر ان کی طبیعت اس قدر کمزور تھی کہ ڈاکٹروں کے نزدیک پتھری نکالنے کے لئے اسوقت اپریشن نہیں ہو سکتا تھا۔ اسلئے بموجب ڈاکٹری مشورہ بحالی طاقت اور موسم بہار کا انتظار ضروری تھا۔ لیکن ابھی پوری طاقت نہ ہوئی تھی کہ مرحومہ کے اصرار پر انہیں میو ہسپتال لانا پڑا۔ بیرونی خون دینے کی تجویز تھی۔ پہلی قسط خون کی موافق آئی۔ لیکن دوسری قسط دینی شروع نہیں کی گئی تھی کہ یکایک حالت متغیر ہو گئی۔ اور پھر معالجین کی تگ و دو کامیاب نہ ہو سکی کیونکہ اجل مقدر آن پہونچی تھی۔ اسلئے مرحومہ نے بروز بدھ تین بجے شب اپنے مالک حقیقی کو لبیک کہا

ع بلانے والا ہے سب سے پیارا

اسی پہ اے دل توجاں فدا کر

مرحومہ کو ابتدائی جوانی میں ہی مختلف قسم کے ابتلاؤں سے دوچار ہونا پڑا۔ اور آج سے قریباً بیس سال قبل (جبکہ ہماری ازدواجی زندگی شروع ہونے کو تھی) مرحومہ کا اکلوتا بیٹا عبد اللطیف عالم جوانی میں اپنی غمزدہ بیوہ والدہ کو اپنے ظاہری سہارے سے محروم کر کے حقیقی مالک کے سہارے چھوڑ گیا۔ (اللہ تعالےٰ مرحوم کو مغفرت عطا فرمائے اور اعلیٰ درجات بخشے آمین)۔ غالباً ان مصائب کے تجربہ نے مرحومہ کو محنت جفاکشی اور امور خانہ داری میں مردانہ ہمت سکھا دی تھی۔

مرحومہ کو خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خاص محبت تھی۔ اور سیدۃ النساء حضرت ام المومنین اطال اللہ عمرہا کی شفقت کے واقعات سنایا کرتی تھیں مرحومہ موصیہ تھیں۔ اور انہیں قادیان کی بہت کشش رہتی تھی۔ جب کبھی قادیان سے باہر بیمار ہوتیں تو فوراً مجھے لکھ بھیجتیں اور اصرار کے ساتھ قادیان پہنچتیں جس سے ان کا علاوہ معالجہ کی سہولت اور اپنی بیٹی کی موجودگی کے ایک مقصد یہ ہوتا تھا کہ اگر وفات ہو جائے۔ تو مدفن بہشتی مقبرہ نصیب ہو سکے۔ مجھ سے بارہا یہی تمنا کیا کرتی تھیں کہ اگر میں قادیان سے باہر مروں تو میرا جنازہ قادیان پہونچانا

افسوس ہے کہ ان کی وفات ایسے وقت ہوئی جب کہ حالات ان کی نعش کو قادیان پہونچانے کی اجازت نہیں دیتے۔ تاہم جو ممکن تھا وہ کیا یعنی مرحومہ کے والد صاحب مکرم مولوی عبد الحق صاحب بار دلہوی اور برادران مولوی غلام مصطفےٰ صاحب فاضل۔ دیوی غلام احمد صاحب فاضل وعبد القدیر وعبد الرشید صاحبان کی مدد کے ساتھ ان کی نعش کو بذریعہ لاری ربوہ پہونچایا گیا اور یکم رمان ۱۳۳۰ھ کی صبح کو نماز فجر کے بعد مکرم مولانا جلال الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ ربوہ نے مخلصین ربوہ کی ایک جماعت کے ساتھ جنازہ پڑھایا۔ اور مرحومہ کی نعش کو تابوت میں قبرستان موصیان میں اماناً سپرد خاک کیا گیا

مرحومہ کی اولاد اسوقت دو لڑکیاں ہیں جو ہر دو شادی شدہ اور بفضلہ تعالےٰ آباد اور با اولاد ہیں

احباب کرام سے التماس ہے۔ خصوصاً درویشان قادیان اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ و بزرگان سلسلہ سے کہ مرحومہ کی مغفرت و بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں اور جنازہ غائب پڑھیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جن دوستوں اور بہنوں نے مرحومہ کی تجہیز و تکفین میں میری امداد فرمائی۔ ان کا تہ دل سے ممنون ہوں۔ اللہ تعالےٰ ان کے اس اخلاص کا بہترین بدلہ عنایت فرمائے۔

(خاکسار محمد عبد اللہ اعجاز)

تحریک جدید کا ایک نہایت ضروری اعلان

(۱) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور جن براہ راست وعدہ کرنے والے احباب اور جماعتوں کے جملہ وعدہ داران نے تحریک جدید کے اپنے وعدے پیش فرمائے ان کی منظوری کی اطلاع سے دفتر وکیل المال تحریک جدید ربوہ فارغ ہو چکا ہے۔ اگر کسی دوست کو اس کے وعدہ کی اطلاع نہ ملی ہو۔ تو انہیں دفتر سے خود و کتابت کر کے تسلی کر لینا چاہیئے۔

(۲) احباب کرام کو معلوم ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے کہ جو لوگ وعدے کریں۔ وہ کوشش کر کے اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک ادا کریں۔ تا ان کے روپیہ سے سلسلہ کو زیادہ فائدہ پہنچے۔ اور وہ بھی ابتدائے سال میں ادائیگی کے سبب سارا سال ثواب لیتے رہیں۔ اور وہ سابقون اولون کی صف اول میں بھی آ جائیں۔ اسلئے تحریک جدید دفتر اول اور دفتر دوم کا وعدہ کرنے والے احباب اپنے وعدے ۳۱ مارچ تک پورے کرنے کی ابھی سے کوشش کریں یا کم سے کم اس سال کے وعدہ کا بڑا حصہ ادا کر لیں۔

(۳) پاکستان سے بیرونی جماعتوں کے لئے وعدوں کی آخری تاریخ ۱۰ اپریل ۱۹۵۱ء اور اسی ملک کی مشتمل جماعتوں کے لئے وعدوں کی آخری میعاد ۱۰ جون ۱۹۵۱ء ہے۔ بیرونی ممالک کی جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کے وعدے بہت کم حضور کے پیش ہوئے ہیں۔ اسلئے انہیں فوری توجہ کر کے اپنی فہرستیں مکمل کر کے حضور کے پیش کرنا چاہیئے۔ ساتھ ہی بیرونی جماعتوں کے مجاہدین اسلام بھی یاد رکھیں ایک حصہ ایسے احباب کا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے توفیق پا کر وعدہ کے ساتھ ہی ادائیگی کر دیتا ہے۔ اور ایسے احباب اللہ تعالےٰ کے حضور جہاں سلسلہ کو زیادہ فائدہ پہونچانے والے اور تحریک جدید کی تبلیغی جنگ میں جہاد کرنے والے ہیں۔ وہاں وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی دعا اور خوشنودی کے بھی حاصل کرنے والے ہیں۔

اس لئے بیرونی ممالک کی جماعتوں کو بھی حتی الوسع کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کے وعدے جلد سے جلد پورے ہوں۔ اور ابتدائے سال میں ہی پورے ہو جائیں۔ تو یہ نور علیٰ نور ہے۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

درخواست دعا

مکرم ڈاکٹر احمد دین صاحب کنری سندھ کراچی ہسپتال میں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماویں۔

احباب احمدیہ کنری سندھ

الفضل روزنامہ کے ایجنٹ حضرات کو اطلاع

تمام ایجنٹ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بل ماہ فروری ۵۱ء آپ کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن کی ادائیگی ۱۰ مارچ تک ہونا لازمی ہے

ورنہ

بنڈل کی ترسیل روک دی جائے گی۔ (منیجر الفضل)

قاعدہ یسرنا القرآن

قاعدہ یسرنا القرآن اور قرآن کریم بطرز یسرنا القرآن کا دفتر ربوہ میں قائم ہو چکا ہے۔ افسوس ہے کہ بعض بد دیانت لوگ اس کی نقل چھپوا کر فروخت کر رہے ہیں اور سیدھے سادھے لوگوں کو یہ کہکر دھوکہ دے رہے ہیں کہ گویا وہ لوگ دفتر یسرنا القرآن کے ایجنٹ ہیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ سب لوگ جھوٹے ہیں۔ ہماری طرف سے کوئی ایجنٹ مقرر ہوا۔ تو اس کا ہم اعلان کریں گے۔ سردست قاعدہ اور قرآن کریم دفتر یسرنا القرآن ربوہ سے ملسکتا ہے۔ اور وہیں درخواستیں آنی چاہئیں۔ ھدیہ چھوٹا قاعدہ ۸/ بڑا قاعدہ مکمل ۱۰/ فی پارہ ۸/ قرآن مجید مجلد سادہ سات روپے۔ قرآن کریم غیر مجلد ۱۲/۵ روپے زیادہ تعداد میں منگوانے والے دفتر میں لکھکر ریٹ مقرر کرائیں۔

نوٹ: مطبوعات قاعدہ یسرنا القرآن۔ انٹرنیشنل ٹریڈنگ کمپنی جودھامل روڈ لاہور سے بھی ملسکتی ہیں

منیجر قاعدہ یسرنا القرآن ربوہ۔

خوشخبری

ہمارے کارخانہ کا تیار کردہ زمینداری سامان ہر بچھاڑ وغیرہ استعمال کر کے خود فائدہ اٹھائیں اور ملک کی پیداوار کو بڑھائیں!

مالک عنایت الرحمن احمدی
زمیندار انجینیرنگ اینڈ ٹریڈنگ کمپنی
ٹنڈو الٰہ یار (سندھ)

۲۵ فیصدی کمیشن

:- رت سلاجیت و پتھر مومیائی، قدرتی اکسیر ہونے کے لحاظ سے بیشتر بیماریوں کا جادو اثر علاج ہے۔ ہم سے خریدنے والے ایک روپیہ تولہ سے تین روپیہ تولہ تک فروخت کرتے ہیں ہندوستان و پاکستان کے مشہور دواخانے اور طبیب ہمارے مال کے خریدار ہیں۔ چیز اعلےٰ اور خالص ہے قیمت ۸۰ تولہ پندرہ روپے :- ۴۰ تولہ دس روپے ۲۰ تولہ سات روپے۔

پتہ:- منیجر جڑی بوٹی سپلائی سٹور مانسہرہ ضلع ہزارہ۔ صوبہ سرحد

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل حصہ داران کمپنی ہذا کے دفتار کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے پتہ جات سے کمپنی ہذا کو مطلع کریں۔ تاکہ ان کے حق میں حصص باضابطہ طور پر منتقل کئے جاسکیں۔

(۱) بابو نذیر احمد صاحب دہلوی
(۲) بابو عبد الکریم صاحب پونچھ
(۳) بابو سعادت خاں صاحب جیسور
(۴) سیکرٹری انجمن احمدیہ پونچھ ریاست کشمیر

خاکسار: سیکرٹری شیخ محبوب الٰہی
دی۔ ایشیا افریقن کمپنی لمیٹڈ لاہور

معجون فوفل

سیلان الرحم کی تکلیف سے بچانے والی بے نظیر دوا
قیمت فی تولہ آٹھ آنہ ۸/

معجون مقوی رحم

رحم کی ہر قسم کی کمزوریوں کو واحد علاج قیمت فی تولہ دو روپے -/۲/

دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ

قیمت اخبار

بذریعہ منی آرڈر بھجوا دیں وی۔پی کا انتظار نہ کریں اس میں آپ کو فائدہ ہے۔ (منیجر)

خدا تعالےٰ کا عظیم الشان نشان

کارڈ لکھنے پر مفت

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

ضرورت ہے

ایک ایسے باورچی کی جو بہرے کا کام بھی کر سکتا ہو اور ربوہ میں رہنے کا شوق رکھتا ہو۔ تنخواہ حسب تجربہ موجودہ ریٹ کے مطابق معقول دی جائیگی

معرفت منیجر الفضل

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (منیجر اشتہارات)

سرحد کی اسمبلی کا اجلاس

پشاور ۳ مارچ آج سہ پہر کو صوبہ سرحد کی قانون ساز اسمبلی کا اجلاس دو گھنٹہ تک جاری رہا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر دو قراردادیں منظور کی گئیں۔ جن میں سے ایک مواصلات رسل و رسائل میں اصلاح کے متعلق اور دوسری ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں میں محصول کے طریقے میں از سر نو اصلاح کرنے کی قرارداد۔ جنوں کے مینڈو ممبر لالہ کوٹو رام کی جانب سے پیش کی گئی

اس قرارداد میں کیمبل پور اور داؤد خیل کی راہ سے پشاور اور کراچی کے مابین ایک میل ریل گاڑی چلانے کی بھی تجویز پیش کی گئی تھی۔ وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان نے اس قرارداد کی حمایت کرتے ہوئے کہا کہ صوبائی اور مرکزی حکومت صوبوں میں ریلوے کو ترقی دینے کے مسئلہ پر بہت توجہ دے رہی ہے۔ انہوں نے دریائے سندھ میں جہاز رانی کو ترقی دینے کی بھی ایک تجویز پیش کی۔

مردم شماری کے اخراجات

کراچی ۳ مارچ۔ پاکستان کی پہلی مردم شماری پر حکومت کے خزانہ سے تیس اور چالیس لاکھ کے درمیان روپیہ خرچ ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ مردم شماری کا ادارہ اب تک اشاعت طباعت کاغذ اور سٹیشنری وغیرہ پر دس لاکھ کے قریب روپیہ صرف کر چکا ہے۔

اپنی گذشتہ مردم شماری پر امریکہ نے تقریباً ۹۰ کروڑ ڈالر اور برطانیہ نے ۱۹۳۱ء کی مردم شماری میں تین لاکھ پونڈ کے لگ بھگ صرف کئے تھے

مظفر آباد میں معلق پل

مظفر آباد ۳ مارچ۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ کوہنڈی (تحصیل مظفر آباد) میں ایک معلق پل کی تعمیر کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا

. . . . معلوم ہوا ہے کہ اس پل کی تعمیر پر حکومت آزاد کشمیر تقریباً پندرہ ہزار روپیہ صرف کرے گی۔

جنیوا ۳ مارچ۔ اقتصادی سماجی کونسل میں افریقہ براعظم کے اقتصادی حالات کے متعلق جو رپورٹ پیش کی گئی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ ملکی ضروریات کیلئے وہاں کے وسائل سے فائدہ اٹھانے کی خاطر سرمایہ لگائے بغیر افریقہ صرف یکطرفہ اقتصادی ترقی ایک خطرناک طریق کار ہے۔ (داستار)

ریلوے ملازمین کو مشورہ

لاہور ۳ مارچ۔ وزیر مواصلات سردار بہادر خاں نے آج ریلوے ملازمین کی ان خدمات کو سراہا جو انہوں نے گذشتہ سال سرانجام دیں۔ ساتھ ہی اپنے غلط کار ملازمین کو تنبیہہ کی کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ آپ نے افسوس ظاہر کیا کہ کثیر شکایات میں رشوت زوروں پر ہے۔ جسے اب کسی صورت میں برداشت نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے ملازمین کو یہ مشورہ دیا کہ وہ سیاسیات میں دخل نہ دیں اور صرف اپنے کام سے سروکار رکھیں۔

مراقش میں فرانسیسی نظام کی مذمت

راولپنڈی ۳ مارچ۔ کل یہاں ایک عام جلسہ منعقد ہوا جس میں سلطان مراقش اور وہاں کے عوام کے خلاف فرانسیسی مظالم کی شدید مذمت کی گئی۔ متعدد مقرروں نے ان مظالم کے قصے بیان کئے جو اس ملک کے مسلمانوں پر فرانسیسی نوآبادیاتی نظام کی طرف سے ڈھائے جا رہے ہیں اور یہ مطالبہ کیا گیا کہ مراقش کو فوراً آزادی دی جائے۔

جلسہ میں حکومت پاکستان سے درخواست کی گئی کہ وہ مراقش کے بدقسمت مسلمانوں کا مسئلہ اقوام متحدہ میں پیش کرے۔ نیز یہ کہ فرانسیسی حکومت پر یہ اثر ڈالا جائے کہ وہ مراقشی عوام کو فوراً آزاد کرنے کے مطالبہ کو تسلیم کرے۔

جلسہ نے مراقش اور دوسرے عرب ملکوں کے مسلمانوں کو یہ اطمینان دلایا کہ پاکستان کے عوام تمام غیر آزاد ممالک میں اپنے بھائیوں کے ساتھ شانہ بشانہ مل کر جدوجہد کریں گے۔ (داستار)

مختصرات

بیروت ۳ مارچ یہاں اقوام متحدہ کی امدادی ایجنسی کے ایک بیان کے مطابق لبنان میں رہنے والے فلسطینی غریب پناہ گزینوں کے راشن کی تعداد میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ اسی بیان میں کہا گیا ہے کہ لبنان میں پناہ گزینوں کی صورت حالات اچھی ہے۔

امدادی ایجنسی کے بیان کے مطابق لبنان میں غریب پناہ گزینوں کی تعداد ۱,۱۶,۰۰۰ ہے جس میں سے ۱۰,۰۰۰ ایسے لبنانی ہیں جنہوں نے فلسطین میں آباد ہونے کی خاطر لبنانی قومیت ترک کر دی تھی۔ (داستار)

بغداد ۳ مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ عراقی حکومت غذائی زرعی ادارے کھولنے والی ہے کہ وہ اپنے قاہرہ کے علاقائی دفتر میں عربی زبان کے استعمال کو منظور کرنے پر غور کرے گی (داستار)

مسئلہ کشمیر کے متعلق ہندوستان کے رویہ سے لندن میں مایوسی!

لندن ۰ مارچ:۔ کشمیر کے متعلق تجویز کو ہندوستان کے نامنظور کر دینے پر یہاں کافی مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ سرکاری طور پر ہیں۔ لیکن عام طور پر اس کا بھی اعتراف کیا جا رہا ہے۔ کہ ہندوستان جن پُر الفاظ میں اپنا منتہائی ردعمل لکھ بھیجا تھا۔ اس کے بعد یہ بات بالکل غیر متوقع بھی نہ تھی۔

ابھی تک یہ نہیں معلوم ہو سکا ہے کہ "آئندہ قدم" کی نوعیت کیا ہوگی۔ ہوائٹ ہال کو سر ینگل راؤ کے پورے بیان کی نقل اور ہندوستانی ترجمان کے طرز عمل کے متعلق اینگلو امریکی وفود کے ردعمل کی رپورٹ کا انتظار ہے۔

اس مرحلہ پر یہ کہنا قبل از وقت ہوگا۔ کہ لندن یا واشنگٹن ابھی اصلی تجاویز میں کچھ ترمیمات پیش کرے گا۔ لیکن یہ امر یقینی ہے۔ کہ جب تک کہ سرکاری رپورٹیں موصول نہ ہو لیں۔ اور آئندہ منگل کو چوہدری محمد ظفر اللہ خان پاکستان کے نقطہ نظر کی جو وضاحت کریں گے۔ اس کا ان رپورٹوں کے ساتھ مطالعہ نہ کر لیا جائے۔ لیک سکیس میں متعین برطانوی وفد کو لندن سے کوئی ہدایت روانہ نہیں کی جائے گی۔ (استار)

کامن ویلتھ کے دفاع کے متعلق کانفرنس منعقد ہونے کا امکان

لندن ۲ مارچ:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ غالباً مئی میں کامن ویلتھ کے دفاع کے متعلق کامن ویلتھ کے ممبر ملکوں کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ ابھی یہ معلوم نہیں ہو سکا۔ کہ کامن ویلتھ کے کون کون سے ملک اس کانفرنس میں شریک ہوں گے ابھی کانفرنس کا کوئی ایجنڈا ابھی طے نہیں ہوا۔ خیال ہے کہ یہ مسائل زیر بحث لائے جائیں گے۔

(۱) مشرق وسطیٰ کے دفاع اور یورپ میں جنرل آئزن ہاور کی کمان میں ربط قائم کرنا (۲) خام سامان کی بہم رسانی (۳) فوجی مقاصد کے لئے تیار شدہ سامان اور اسلحہ کی تیاری میں اضافہ خصوصاً ایسے ممالک میں جہاں بسرعت تمام صنعتی توسیع ممکن ہے۔ (۴) کامن ویلتھ کی طویل سپلائی لائن کا تحفظ (۵) آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کی خواہش پر "معاہدہ بحر الکاہل" کے امکانات کا جائزہ

یہ امر قابل ذکر ہے۔ کہ جنوری میں کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کی جو کانفرنس لندن میں ہوئی تھی اس میں بھی دفاع کا مسئلہ زیر غور آیا تھا۔ لیکن ہندوستان، پاکستان اور لنکا کے نمائندوں نے اس بات چیت میں حصہ نہیں لیا تھا۔ خیال ہے کہ مئی میں ہونے والی کانفرنس تک معاہدہ شمالی اوقیانوس کے حلقہ بگوش ممالک مشرق بعید اور ترکیہ کے دفاعی منصوبوں کا اعلان کر دیا جائے گا۔

مفتی اعظم فلسطین کیلئے لاہور کی شہریت کے حقوق

لاہور ۳ مارچ:۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے۔ کہ مفتی اعظم فلسطین الحاج امین الحسینی کو اتوار ۴ مارچ کو فریڈم آف سٹی آف لاہور عطا کی جائے گی۔ اس رسم کے ذریعہ جو لاہور کے میئر انجام دیں گے۔ مفتی اعظم فلسطین کو لاہور کی شہریت کے حقوق حاصل ہو جائیں گے۔

مظفر آباد ۲ مارچ: آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ کوہنڈی (تحصیل مظفر آباد) میں ایک "معلق پل" کی تعمیر کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔ معلوم ہوا ہے کہ اس پل کی تعمیر پر حکومت آزاد کشمیر تقریباً ۱۵ ہزار روپیہ صرف کرے گی۔

کیا برطانوی وزیر خارجہ مستعفی ہو جائیں گے

لندن ۲ مارچ:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر ارنسٹ بیون نے برطانوی حکومت کے وزیر خارجہ کے عہدے سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ مسٹر بیون نے یہ فیصلہ اس وجہ سے کیا ہے۔ کافی عرصہ سے ان کی صحت خراب ہے اور ان پر کڑی نکتہ چینی کی جاتی ہے کہ اب جسمانی طور پر وہ اپنے اہم عہدے کی ذمہ داریاں سنبھالے رکھنے کے قابل نہیں ہیں۔

اس امر کا امکان ہے۔ کہ مسٹر بیون کو جو آئندہ ہفتہ ۷۰ برس کے ہو جائیں گے۔ وزیر بے محکمہ مقرر کر دیا جائے گا۔ اپنے عہدے سے مستعفی ہونے کا فیصلہ مسٹر بیون نے کل رات وزیر اعظم مسٹر اٹیلی کے ساتھ ایک پرائیویٹ بات چیت کے بعد کیا ہے۔ جب تک دفتر خارجہ میں مسٹر بیون کا کوئی جانشین مقرر کیا نہیں جائے گا اس وقت تک کسی رسمی اعلان کا امکان نہیں ہے۔

پاکستان اور انڈونیشیا میں معاہدہ دوستی

جکارتہ ۲ مارچ۔ کل جکارتہ میں پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان دوستی کے ایک معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے۔ انڈونیشیا نے ہندوستان اور فلپائن کے ساتھ بھی اسی قسم کے معاہدے کئے ہیں۔

—— لندن ۲ مارچ معلوم ہوا ہے کہ شاہ برطانیہ دفعتہً علیل ہو گئے۔ چنانچہ انہوں نے آئندہ ہفتہ لنکاشائر جانے کا پروگرام ملتوی کر دیا ہے۔